حلال جانور کے گُردے کھانا کیسا؟ گُردے کے اندر والی نالی نہیں نکالی تو کیا حکم ہے؟

دارُالافتاءاھلسنّت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:JTL-1856 تاریخ:06-08-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ حلال جانور جیسے بکری اور گائے وغیرہ کے گُردے کھانے کا کیا حکم ہے؟ کہا جاتا ہے کہ گردے کے اندر ایک پیشاب کی نالی ہوتی ہے، اگر اس کو الگ کر دیا جائے، تو گردہ پاک ہو جاتا ہے، ورنہ نہیں۔ کیا یہ واقعی پیشاب کی نالی ہوتی ہے؟ اگر یہ پیشاب کی نالی ہے، تو اسے الگ کیے بغیر اگر گردہ کھانے میں پکا دیا، تو کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

حلال جانور جیسے بکری اور گائے وغیرہ کو جب شرعی طریقے سے ذبح کر لیا جائے، تو اس کے بعد اس کے گردے کھانا، جائز ہے، لیکن ناپسندیدہ و مکروہ (تنزیہی) ہے، کیونکہ گردوں کا پیشاب سے قریبی تعلق ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی اعلیٰ، کامل و نفیس طبیعت کی وجہ سے اسے پسند نہیں فرماتے تھے۔

پہلے آپ اس کے متعلق حدیث اور علما کا کلام ملاحظہ فرمائیں۔ پھر سوال کے تناظر میں ہم اس کی مزید کچھ تفصیل بیان کریں گے۔

چنانچہ کنز العمال میں ہے: ”کان یکرہ الکلیتین لمکانھما من البول“ ترجمہ: نبی کریم صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گردے کھانے کو ناپسند فرماتے تھے، کیونکہ وہ پیشاب کے قریب ہوتے ہیں۔

(کنز العمال، کتاب الشمائل، جلد 07، صفحہ 41، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

علامہ مناوی اس حدیث پاک کے تحت لکھتے ہیں: "(لمكانهما من البول) أي لقربهما منه فتعافهما النفس ومع ذلك يحل أكلهما "**یعنی ان کے پیشاب کے قریب ہونے کی وجہ سے طبیعت انہیں ناپسند کرتی ہے۔ بہر حال اس کے باوجود ان کا کھانا حلال ہے۔**

(فیض القدیر، جلد 5، صفحہ 245، المکتبۃ التجاریۃ الکبریٰ، مصر)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمہ اللہ تعالیٰ **لکھتے ہیں:** "گردے حضور کو ناپسند تھے، کیونکہ ان کا تعلق پیشاب سے ہے۔"

(مرآۃ المناجیح، جلد 01، صفحہ 254، مطبوعہ نعیمی کتب خانہ، گجرات)

ملفوظات اعلیٰ حضرت میں ہے: سوال: "گردے کھانے کا کیا حکم ہے؟" تو آپ نے جواباً ارشاد فرمایا: "جائز ہے، مگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پسند نہ فرمایا، اس وجہ سے کہ پیشاب ان میں سے ہو کر مثانہ میں جاتا ہے۔"

(ملفوظات اعلیٰ حضرت، حصہ 4، صفحہ 460،461، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

گردوں سے متعلق مذکورہ بالا حدیث اور علما کے کلام سے اس کا مکروہ تنزیہی ہونا واضح ہو جاتا ہے، کیونکہ علمائے کرام نے ناپسندیدہ ہونے کے ساتھ ساتھ اس کو جائز بھی کہا ہے اور یہ انداز کراہتِ تنزیہی کے بیان کے وقت ہی ہوتا ہے۔

اب یہاں ہم تین اُمور پر تفصیلی گفتگو کریں گے: (1) آیا گردے کے اندر پیشاب کی نالی ہوتی ہے یا نہیں؟ (2) اگر ہوتی ہے، تو کیا اس نالی کو جدا کیے بغیر گردہ پاک ہو گا یا نہیں؟ (3) کیا گردہ خبیث اشیاء میں شمار کیا جا سکتا ہے؟

(1)جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ گردے کے اندر پیشاب کی نالی ہوتی ہے یا نہیں؟تو اس کا جواب سمجھنے کے لیے گردے کی اندرونی ساخت (Structure)وعمل سمجھنا مفید ہو گا۔ چنانچہ گردوں کا بنیادی کام خون سے اضافی پانی اور فاضل مادے جدا کر کے خون صاف کرنا ہوتا ہے۔ تمام جسم کا خون ایک شریان کے ذریعے گردے میں آتا ہے۔اور پھر گردے اس خون کو صاف کر کے اضافی پانی اور فاضل و غیر ضروری مادے خون سے نکال کر جدا کرتے ہیں۔ صاف شدہ خون ایک دوسری خون کی نالی کے ذریعے جسم میں واپس بھیج دیا جاتا ہے۔اور اضافی پانی اور فاضل و غیر ضروری مادہ جو خون سے جدا ہوتا ہے، یہ گردوں سے متصل ایک نالی کے ذریعے نکل کر مثانے میں چلا جاتا ہے۔یہی بالآخر پیشاب بنتا ہے۔ گردے کے اندر خون کو صاف کرنے کے لیے لاکھوں کی تعداد میں باریک چھلنیاں ہوتی ہیں، جنہیں نیفرون (Nephron) کہا جاتا ہے ۔خون صاف ہونے کا عمل پورے گردے میں ہو رہا ہوتا ہے۔یوں اضافی پانی اور فاضل مادے وغیرہ گردے کی ہر جانب سے نکل کر باریک باریک راستوں سے ہوتے ہوئے گردے میں موجود قدرے کھلے حصے میں پہنچتا ہے، جسے پیلوس(Pelvis) کہا جاتا ہے۔یہاں سے وہ گردے سے باہر اس نالی میں نکلتا ہے جو گردے کے ساتھ باہر کی جانب متصل ہوتی ہے اوراس مواد کو مثانے تک لے جاتی ہے۔(یہ معلومات وکی پیڈیا کے درج ذیل لنک و دیگر ویب سائٹس سے لی گئی ہیں۔)

(https://ur.wikipedia.org/wiki/%DA%AF%D8%B1%D8%AF%DB%81)

گردے کی اندرونی ساخت جاننے کے بعد یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ گردے کے اندر پیشاب کی کوئی نالی نہیں ہوتی، بلکہ گردے کے اندر ہر جانب سے فاضل مواد باریک راستوں سے ہوتے ہوئے ایک قدرے کھلے حصے (پیلوس) میں پہنچتا ہے۔ سائل نے شاید اسی حصے کو پیشاب کی نالی سمجھا ہے، حالانکہ یہ نالی نہیں بلکہ گردے کا ایک اندرونی حصہ ہے۔ ہاں اس حصے سے متصل

گردے کی بیرونی جانب وہ نالی ہوتی ہے، جو اس غیر ضروری مواد کو مثانے تک لے جاتی ہے۔

(2) دوسری بات یہ کہ اسے گردے کا اندرونی حصہ کہیں یا بقول سائل "نالی"، بہر صورت ذبح شدہ جانور کے اس حصے کو ناپاک قرار نہیں دیا جا سکتا، کیونکہ جانور کے ذبح ہونے اور دمِ مسفوح (بہنے والے خون) کے نکل جانے کے بعد گردہ، بلکہ جانور کا پورا گوشت پاک ہو جاتا ہے، حتی کہ خود مثانہ جو معدنِ بول ہے یعنی وہاں پیشاب ٹھہرتا ہے، وہ بھی اپنی ذات کے اعتبار سے پاک شمار ہوتا ہے (اگرچہ اس میں موجود پیشاب ناپاک ہوتا ہے، لیکن جب تک یہ مثانے کے اندر ہے تب تک اس پر ناپاکی کا حکم نہیں لگتا۔) جب مثانہ اپنی ذات کے اعتبار سے پاک شمار ہوتا ہے، تو گردے کا اندرونی حصہ "پیلوس" بدرجہ اولیٰ پاک شمار ہوگا کہ یہاں تو یہ فاضل مواد ٹھہرتا بھی نہیں ہے۔

ذبح سے گوشت و کھال پاک ہو جاتے ہیں، اس کے متعلق ہدایہ میں ہے: "ما يطهر جلده بالدباغ يطهر بالذكاة؛ لأنها تعمل عمل الدباغ في إزالة الرطوبات النجسة، وكذلك يطهر لحمه وهو الصحيح" جس جانور کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے، وہ ذبح کرنے سے بھی پاک ہو جاتی ہے، کیونکہ عملِ ذبح بھی دباغت کی طرح ایسا عمل ہے جس سے نجس رطوبات دور ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح اس کا گوشت بھی پاک ہو جاتا ہے اور یہی صحیح ہے۔

(ہدایہ، جلد 1، صفحہ 23، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

بنایہ میں ہے: "وفي "البدائع": الذكاة تطهر المذكى بجميع أجزائه إلا الدم المسفوح" اور "البدائع" میں ہے: ذبح کرنے سے ذبیحہ اپنے تمام اجزا سمیت پاک ہو جاتا ہے، سوائے بہنے والے خون کے۔ **(البنایۃ، جلد 1، صفحہ 423، دار احیاء التراث العربی، بیروت)**

امام اہل سنت سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمہ اللہ لکھتے ہیں: "مذبوح جانور ماکول

اللحم کا پھکنا (یعنی مثانہ) بالاتفاق اپنی ذات میں تو کوئی نجاست نہیں رکھتا: ”فی الدرالمختار کل اھاب ومثلہ المثانۃ والکرش دبغ طھر وفی التنویر وماطھر بہ طھر بذکاۃ۔۔۔ پھکنا (یعنی مثانہ) معدنِ بول ہے اور نجاست جب تک اپنے معدن میں ہو اُسے حکمِ نجاست نہیں دیا جاتا۔۔۔ الخ“
(فتاوی رضویہ، جلد 03، صفحہ 267، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

لہٰذا ذبح شرعی ہونے کے بعد دمِ مسفوح نکلتے ہی ”گردہ“ اپنے تمام اجزا سمیت پاک ہوتا ہے اگرچہ اس کے کسی حصے کو دھویا بھی نہ گیا ہو۔

(3) اور خون سے جدا ہونے والے اس فاضل مواد کی گزر گاہ ہونے کی وجہ سے گردے کے اس حصے (پیلوس) کو خبیث اشیاء میں بھی شمار نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ اگرچہ یہ فاضل مواد ہی آگے چل کر پیشاب بنتا ہے، لیکن یہ بات ہرگز ثابت نہیں ہے کہ یہ مرحلہ جو خون سے زائد پانی و فاضل مواد جدا ہونے کا ابتدائی مرحلہ ہے، اس مرحلہ میں اس کی وہی کیفیت ہوتی ہے، جو پیشاب کی ہوتی ہے۔ بلکہ ظاہر یہی ہے یہ کیفیت اس وقت بنتی ہے جب یہ مثانے میں جمع ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے مثانے کو طبی و فقہی طور پر معدنِ بول (پیشاب کے ٹھہرنے کی جگہ) کہا جاتا ہے، لیکن گردے کو معدنِ بول نہیں کہا جاتا، لہٰذا گندگی و گھن کے اعتبار سے اس کا وہ درجہ نہیں جو مثانے کا ہے۔ جب ایسا ہے تو گردے کو یا اس کے کسی جزو کو خبیث اشیاء میں سے شمار نہیں کیا جائے گا۔

نیز اس کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ گردہ، خون سے جس فاضل مواد کو جدا کرتا ہے یہ گردے کے فقط اس حصے (پیلوس) میں سے ہی نہیں گزرتا، بلکہ گردے کے اندر لاکھوں کی تعداد میں نیفرون پھیلے ہونے کی وجہ سے خون سے فاضل مادوں کو جدا کرنے کا عمل سارے گردے میں ہو رہا ہوتا ہے اور یہ فاضل مواد گردے کی ہر جانب سے چھوٹے چھوٹے راستوں سے ہوتا ہوا آ رہا ہوتا ہے۔ اگر اس فاضل مواد کے گزرنے کی وجہ سے پیلوس کو خبیث مانا جائے، تو پھر تو سارے

گردے کو ہی خبیث ماننا پڑے گا، جبکہ فقہائے کرام کی مذکورہ بالا جواز کی تصریحات سے یہ بات ثابت ہے کہ گردہ خبیث اشیاء میں سے نہیں ہے، لہٰذا اگر دے کے کسی حصے کو مثانے کی طرح خبیث نہیں مانا جائے گا۔ اور اس ابتدائی مرحلے میں اس فاضل مواد کا حکم پیشاب جیسا نہیں ہو گا، البتہ چونکہ اسی مواد نے آگے چل کر پیشاب بننا ہے اور یہ گردے کے اندر سے بن کر نکل رہا ہے، اس لیے اس قریبی تعلق کی وجہ سے اس میں ادنیٰ کراہت مانی جائے گی، جو کراہتِ تنزیہی ہے۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقه الاسلامی

محمد ساجد عطاری

30 محرم الحرام 1446ھ/06 اگست 2024ء

الجواب صحیح

مفتی ابو الحسن محمد ہاشم خان عطاری

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جا سکتی ہے